REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۲ نبوت ۱۳۳۶ ھش ۱۲ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۶۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ نومبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۱۱ نومبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق رپورٹ مظہر ہے کہ کئی روز سے جو درد سینہ کی تکلیف چلی آتی ہے۔ وہ ابھی دور نہیں ہوئی۔ کبھی کسی وقت درد کی لہر آتی رہتی ہے۔ مگر پہلے سے کم۔ تکلیف میں تو کمی ہو رہی ہے مگر اصل مرض میں کوئی کمی نہیں اس کی حالت بدستور ہے۔ احباب کرام حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی تا حال بندش پیشاب بخار اور اسہال کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہوا۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب کو لاہور میں دل

آسامی فوجیوں کے قافلہ پر فائرنگ

نئی دہلی ۱۱ر نومبر۔ کل دوپہر مسلح ناگاؤں نے آسام رائفلز کے ایک قافلہ پر کمین گاہوں سے گولیوں کی زبردست بوچھاڑ کی۔ کسی شخص کے ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

صدر روس کو آئزن ہاور کا پیغام تہنیت

لنڈن ۱۱ر نومبر۔ صدر روس موسیو دورشلوف کو صدر امریکہ مسٹر آئزن ہاور کا پیغام ملا ہے۔ جس میں انقلاب روس کی چالیسویں سالگرہ پر صدر روس کو مبارکباد پیش کی گئی ہے۔ موسیو دورشلوف کو فرانس اٹلی۔ مغربی۔ جرمنی۔ شام۔ لبنان۔ فن لینڈ۔ حبشہ۔ جاپان اور ایران کے فرمانرواؤں نے بھی پیغامات تہنیت بھیجے ہیں۔

چھ اور ملکوں سے فضائی معاہدے

کراچی ۱۱ر نومبر۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان چھ اور ملکوں سے فضائی معاہدات کر رہی ہے۔ ان ملکوں کے نام یہ ہیں۔ مغربی۔ جرمنی۔ لبنان۔ عراق۔ سعودی عرب۔ جاپان اور تھائی لینڈ۔

پان امریکن فضائی کمپنی کا ایک مسافر ہوائی جہاز لاپتہ ہو گیا

سان فرانسسکو ۱۱ر نومبر۔ پان امریکن فضائی کمپنی کا ایک جہاز جس میں ۳۶ مسافر اور عملہ کے ۸ اشخاص سوار تھے۔ آج صبح سے گم ہے۔

حکومت چور بازاری رشوت ستانی اور صوبہ پرستی کو کچلنے کے لئے

ایک جامع منصوبہ مرتب کر رہی ہے

انتخابات بہر حال آئندہ نومبر تک ضرور ہونگے حیدرآباد میں وزیر اعظم مسٹر چندریگر کی تقریر

حیدرآباد ۱۱ر نومبر: وزیر اعظم پاکستان جناب چندریگر نے یقین دلایا ہے۔ کہ آئندہ نومبر میں بہر حال ملک میں انتخابات کرائے جائیں گے۔ اور اس سلسلہ میں جو مشکلات حائل ہونگی ان پر قابو پا لیا جائے گا۔ آپ نے مزید بتایا کہ حکومت رشوت ستانی اور چور بازاری ختم کرنے کے لئے ایک جامع منصوبہ مرتب کر رہی ہے۔

کل حیدرآباد کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چندریگر نے اہم ملکی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ ان مسائل کو حل کرنے میں حکومت کی مدد کریں۔ آپ نے وعدہ کیا۔ کہ عوام کی خواہش کے مطابق میری حکومت آئندہ سال نومبر تک بہر حال ملک میں انتخابات کرانے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ حکومت چور بازاری اور رشوت ستانی ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اور اس سلسلہ میں جو شکایات بھی موصول ہونگی۔ ان کی فوری تحقیقات کے بعد مجرموں کو سخت سزا دی جائیگی آپ نے بتایا کہ میری حکومت چور بازاری رشوت ستانی اور صوبہ پرستی کو کچلنے کے لئے ایک جامع منصوبہ تیار کر رہی ہے۔ جو عنقریب عوام کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ اگر عوام نے حکومت سے تعاون کیا تو امید ہے کہ اس منصوبے کے ذریعہ ہم ان خرابیوں کو بڑی حد تک دور کرنے میں کامیاب ہو جائینگے۔

وزیر امور کشمیر مسٹر یوسف ہارون نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی۔ آپ نے ۔۔۔م اس امر پر زور دیا کہ کشمیر اور نہری پانی کے مسائل کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اور ان مسائل کو کامیابی کے ساتھ حل کرنے کے لئے ملکی استحکام اور قومی اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔

ترکی اور شام کی فوجوں میں نصف گھنٹہ تک شدید جھڑپ

دمشق ۱۱ر نومبر۔ حکومت شام کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ترکی اور شام کی فوجوں کے درمیان دونوں ملکوں کی سرحد پر شدید لڑائی ہوئی۔ جس میں دونوں جانب سے توپوں سے گولے برسائے گئے شام کے اس اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ لڑائی شمال مشرقی سرحد پر ہوئی۔ جہاں پہلے ہی دونوں ملکوں کے درمیان حالات نے تلخ صورت اختیار کر رکھی ہے۔ یہ لڑائی مسلسل ۳۰ منٹ تک جاری رہی۔ جس میں فریقین کی توپوں نے حصہ لیا۔ اس بیان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس لڑائی کے باعث دونوں فریقوں کا کوئی جانی نقصان ہوا یا نہیں۔ نہ اس لڑائی کی مزید کوئی وجہ یا تفصیلات واضح کی گئی ہیں۔ البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ ایک فوجی ترک کو گزشتہ رات گرفتار کر لیا گیا ہے۔

نہرو کی آمد پر مشرقی پنجاب میں مظاہرے

نئی دہلی ۱۱ر نومبر۔ مشرقی پنجاب کے دارالحکومت چنڈی گڑھ میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی آمد پر سارے صوبے میں ہڑتال ہوئی۔ جس میں ہندو تاجروں نے حصہ لیا۔ جگہ جگہ مظاہرے ہوئے اور ہندی کے حامی گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس نے حصار میں مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا۔ اور اشک آور گیس چھوڑی۔ چنڈی گڑھ میں اکاون اشخاص گرفتار کئے گئے۔

تارا سنگھ کی طرف سے اردو کی حمایت

امرتسر ۱۱ر نومبر۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے کل ایک تقریر میں مطالبہ کیا کہ مشرقی پنجاب میں ہندی اور پنجابی کے ساتھ ساتھ اردو کی تعلیم کا بھی انتظام ۔۔۔ کیا جائے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچانا ہمارا نصب العین ہونا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم

(توبہ ع ۱۶)

اس کے بعد فرمایا:۔

اس آیت میں

اللہ تعالیٰ نے پہلے تو مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ تمہارا اور عیسائیوں کا کوئی جوڑ نہیں۔ تمہاری طرف ایسا رسول بھیجا گیا ہے۔ جو من انفسکم ہے۔ یعنی وہ تمہارے جیسا ہی ہے۔ اس لئے تم کبھی اپنے دل میں یہ خیال بھی نہ لاؤ۔ کہ ہم اس کی نقل نہیں کرسکتے۔ وہی جذبات اس کے دل میں ہیں۔ جو تمہارے دلوں میں ہیں۔ وہی خواہشات اس کے دل میں ہیں۔ جو تمہارے دلوں میں ہیں۔ اسی قسم کے ارادے اور ویسی کام کرنے کی خواہش اسکے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ جیسی تمہارے دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ لیکن ایک عیسائی کے لئے قدم قدم پر مشکل ہے۔ جب اس سے کہا جائے۔ کہ وہ مسیح علیہ السلام کی طرح کوئی نیک کام کرے۔ تو یہ فوراً رک جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں تو یہ کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ جس کی نقل کرنے کے لئے مجھے کہا گیا ہے وہ خدا تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ اور میں بندہ ہوں۔ اور پھر میں ایک ایسے آدمی کی اولاد ہوں۔ جس سے ورثہ میں مجھے گناہ ملا ہے۔ یعنی میرے عقیدہ کے مطابق آدم بھی گنہگار تھے۔ ان کی اولاد بھی گنہگار ہے۔ پھر میں کیسے نیکی کر سکتا ہوں۔ تو دیکھو

کتنا بڑا فرق ہے

ایک مسلمان اور ایک عیسائی میں۔ ایک مسلمان تو ہر نیکی کے بعد خوش ہوتا ہے۔ کہ میں نے نیکی کی۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اس لئے بھی نیکی کے قابل ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے پیدائش سے میری فطرت میں پاکیزگی رکھی ہے۔ اور اس لئے بھی نیکی کے قابل ہوں۔ کہ جس کی نقل کرنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ وہ میرے جیسا ہی ایک انسان ہے۔ پس اپنے منبع کے لحاظ سے بھی یعنی جس کی میں نے نقل کرنی ہے۔ میں اس قابل ہوں کہ اس کی نقل کرسکوں۔ اور اس لحاظ سے بھی میں قابل ہوں کہ میرے اندر ذاتی قابلیت پائی جاتی ہے۔ لیکن ایک عیسائی جانتا ہے کہ

جہاں تک قابلیت کا سوال ہے

میں نیکی کے ناقابل ہوں۔ اور جہاں تک نقل کا سوال ہے۔ میرے لئے یہ بھی ناممکن ہے۔ کیونکہ جس کی نقل کرنے کے لئے مجھے کہا گیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ غرض وہ دونوں طرح نیکی سے محروم رہتا ہے۔ اور مسلمان دونوں طرح نیکی سے محروم نہیں۔ بلکہ نیکی کے قابل ہے۔ اور اس پر قادر ہے۔

پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ عزیز علیہ ما عنتم۔ تمہارا کسی تکلیف میں مبتلا ہونا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نہایت شاق گزرتا ہے۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں

کہ جب انسان کو کسی کے متعلق یہ معلوم ہو کہ وہ اس کی خاطر بہت تکلیف اٹھا رہا ہے۔ تو وہ اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اس کی قدر اور عظمت اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس کی مدد کے لئے انتہائی جوش کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہی کیفیت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہمارے دلوں میں پیدا ہونی چاہیئے۔ اور آپ کی مدد کو ہمیں اپنا نصب العین بنا لینا چاہیئے جس کا

صحیح طریق یہ ہے

کہ آپ کے دین کی اشاعت کی جائے۔ اور آپ جس پیغام کو دنیا تک پہنچانا چاہتے تھے۔ اسکے دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جائے۔ اسی مضمون کو دوسری جگہ قرآن کریم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین (شعراء ع ۱) یعنی جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دیکھتے ہیں کہ لوگ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے۔ تو انہیں اتنا درد ہوتا ہے۔ کہ جیسے کسی کی گردن پر چھری رکھ کر اسے دوسرے سرے تک لے جائیں یا جیسے کسی بکرے کی گردن پر چھری رکھ کر اسے اتنے زور سے چلائیں کہ اس کی گردن کا پچھلا حصہ بھی کٹ جائے۔ یہی بخع کے معنے ہوتے ہیں۔ غرض فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دل پر

تمہارا دُکھ اتنا گراں گزرتا ہے

کہ اس کی زندگی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور جس شخص کی زندگی محض ہماری تکلیف کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہو۔ ہمیں کیوں نہ جوش آئے گا۔ اور ہم اس کی خاطر ہر قسم کی تکالیف برداشت کریں۔ پھر وہ کوئی بڑی بات بتاتا تب بھی کوئی بات تھی۔ وہ تو ہمیں یہ کہتا ہے۔ کہ

دنیا میں سچائی پھیلاؤ

وہ تو ہمیں یہ کہتا ہے۔ کہ امن اور راستی کے ساتھ دنیا کے ساتھ دنیا میں رہو

پس اس کی خاطر تکلیف اٹھانا تو ایسی چیز ہے جو خود ہمیں فائدہ اٹھانے والی بات ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہماری خاطر اتنی تکلیف اٹھاتا ہے کہ اپنی جان کو ہلاکت کے قریب پہنچا دیتا ہے۔ تو ہمیں کیوں نہ احساس ہوگا کہ ایسے محسن اور محبت کرنیوالے انسان کیلئے اور زیادہ قربانی کریں۔ یہاں تک کہ دنیا میں صداقت ہی صداقت پھیلتی چلی جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ

اکثر مسلمان اس بات سے غافل ہیں

بس اپنے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن خدا کے کام کو کوئی نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی بات کو ایک جگہ یوں بیان فرمایا ہے۔ کہ

بیکسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

یعنی ہر شخص اپنے کام میں مشغول ہے لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت کا اسے کوئی فکر نہیں۔ اس شعر میں اسی آیت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ

چاہیئے تو یہ تھا

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا خیرخواہ دیکھ کر کہ ہماری ذرا سی تکلیف پر بھی ان کی جان گھٹنے لگ جاتی ہے۔ اور مرنے کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ مسلمان اپنی ساری زندگی ان کی دین کی اشاعت میں صرف کر دیتے لیکن بجائے اپنی ساری زندگی اس کام میں لگانے کے وہ ایسے کاموں میں پڑ گئے ہیں جو سراسر دنیوی ہیں۔ اور ان کا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین سے کوئی واسطہ نہیں۔ حالانکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جو ہم پر احسانات ہیں۔ ان کے مقابلہ میں بادشاہوں کے احسانات بھی بے حقیقت ہیں۔

محمود غزنوی اور ایاز کا واقعہ

بڑا مشہور ہے۔ تاریخوں میں لکھا ہے کہ محمود جو کچھ آپ کھاتا تھا۔ وہ ایاز کے لئے بھی بھجواتا تھا۔ اور جب کوئی اچھا کپڑا آتا تھا۔ تو کہتا تھا۔ جاؤ یہ ایاز کو دے آؤ۔ دوسرے درباریوں کو محمود کا یہ فعل بُرا لگتا تھا۔ ایک دن سب درباریوں نے مل کر کہا۔ کہ حضور آپ تو اس کی اتنی خاطر کرتے ہیں۔ لیکن وہ آپ کا خزانہ چرا چرا کر گھر لے جاتا ہے۔ ایاز جرنیل بھی تھا۔ اور خزانہ کا افسر بھی تھا۔ محمود نے کہا میں ہرگز نہیں مان سکتا۔ درباریوں نے کہا۔ حضور آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ چنانچہ محمود ایک دن آدھی رات کو خزانہ میں گیا۔ اور اس نے پہرہ داروں سے کہا کہ خبردار اگر کسی کو میرے آنے کا پتہ لگا۔ ورنہ میں تمہیں سخت سزا دونگا۔ پھر خزانہ کے محافظ سے کنجی لی اور اسے کہا۔ کہ تم اس وقت چلے جاؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد آنا۔ اور خود تالہ کھول کر اندر چلا گیا۔ اندر دوسرا دروازہ تھا۔ اس کو کھولا۔ پھر تیسرے دروازہ کو کھولا۔ جب اندر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایاز موجود ہے

اس کے دل میں خیال آیا

کہ ضرور چور ہے۔ آخر آدھی رات کو یہاں اس کا کیا کام ہے۔ پھر اس نے دیکھا کہ ایاز اٹھا۔ اور اس نے خزانہ کا جو صندوق تھا اور اس میں ہیرے اور جواہرات رکھے جاتے تھے۔ اس کا تالا کھولا۔ پھر اس کا دوسرا تالا کھولا۔ پھر تیسرا تالا کھولا۔ پھر اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا بکس نکالا۔ جس میں ہیرے اور جواہرات تھے۔ اب تو محمود کو بالکل یقین ہو گیا اور دل میں کہنے لگا۔ میں نے بڑی بیوقوفی کی۔ کہ ایسے شخص کو اپنا درباری مقرر کیا یہ ایک غلام تھا۔ جسے میں نے غلطی سے اتنی عزت دے دی۔ اس کے بعد ایاز نے ایک اور بکس اندر سے نکالا۔ اور اس بکس کو کھولا۔ تو اس کے اندر سے نہایت سڑے ہوئے چیتھڑے نکلے اس وقت

ایاز نے اپنا شاہی لباس اتارا

اور وہ چیتھڑے پہن لئے۔ اور پھر وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اور نماز میں خدا تعالے کو مخاطب کر کے اور رو رو کر دعا کرنے لگا۔ کہ الٰہی میں اس شہر میں ان چیتھڑوں میں داخل ہوا تھا۔ یہ محض تیرا ہی احسان ہے کہ ان چیتھڑوں سے ترقی کر کے تو نے مجھے جرنیل اور درباری بنا دیا۔ اگر تیرا فضل نہ ہوتا۔ تو میرا یہ اعزاز کیسے ہوتا۔ اور میں اس کا کب مستحق تھا۔ یہ سب تیرا ہی فضل ہے۔ جب محمود نے یہ سنا تو اس نے اٹھ کر ایاز کو گلے لگا لیا۔ اور کہنے لگا۔ میری بدگمانی معاف کرنا۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ تم ایسا اچھا کام کر رہے ہو مجھے لوگوں نے تمہارے متعلق بدگمان کر دیا تھا۔

میری بدگمانی معاف کرو

اب مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ تم کیسے نیک آدمی ہو۔ یہ کہکر باہر چلا گیا اور باہر جا کر باقی سب درباریوں کو جھٹلایا۔ اب دیکھو ایاز نے محمود کی کتنی خدمت کی تھی۔ مگر اس نے اتنی تکلیف نہیں اٹھائی تھی۔ جتنی ہماری خاطر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اٹھائی تھی یہاں تک کہ آپ کی ایک بیوی کہتی ہیں کہ آپ رات کو امت کے لئے اتنی دعائیں کرتے تھے۔ اور اتنی دیر نماز میں کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں آپ کو تو اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ خدا تعالے نے معاف کر دئے ہیں۔ تو کیا میرا حق نہیں کہ اس کے احسان کا شکر ادا کروں۔ ایاز کی خدمتیں لی جائیں۔ تو وہ صرف چند نکلیں گی۔ جو مشہور اور تاریخی ہیں۔ مثلاً جب ہندوستان سے محمود واپس جا رہا تھا۔ تو ایک جگہ اس نے ایک پہاڑ کی طرف دیکھا۔ اس پر ایاز نے جھٹ اپنے گھوڑے کے ایڑ لگائی۔ اور اس طرف بھاگ گیا۔ دوسرے درباری ایاز پر حسد کرتے تھے۔ انہوں نے کہا۔ دیکھئے

ایسے نازک موقع پر

ایاز نے غداری کی ہے اور وہ محمود کو چھوڑ کر چلا گیا۔ حالانکہ یہ وقت خطرناک تھا اسے چاہیئے تھا کہ وہ یہاں رہتا ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ ایاز غدار ہے اب دیکھ لیجئے ایسے نازک موقع پر وہ آپ کو چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ محمود نے اس بات کو سنا۔ تو کہنے لگا تمہیں پتہ نہیں۔ میں ایاز کو جانتا ہوں۔ ایاز کوئی بات بلاوجہ نہیں کیا کرتا۔ واپس آنے پر جب میں اس سے پوچھوں گا۔ تو پتہ لگ جائے گا۔ کہ اس کے اس طرف جانے کی کیا وجہ تھی۔ چنانچہ جب ایاز واپس آیا۔ تو بادشاہ نے پوچھا۔ تم کیوں مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

یہ تو خطرہ کا وقت تھا

کہنے لگا۔ حضور میں نے یہ سمجھا تھا۔ کہ محمود کوئی بات بلاوجہ نہیں کر سکتا [illegible] نے پہاڑ کی طرف دیکھا ہے۔ تو ضرور وہاں کچھ ہوگا۔ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچا۔ تو وہاں میں نے دیکھا۔ کہ کچھ ہندو جرنیل اپنی سواریاں لے کر حملہ کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔ تاکہ جونہی بادشاہ پہاڑی کے پاس پہنچے۔ وہ اوپر سے پتھر دھکیل دیں۔ بادشاہ نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو کیا میں نے نہیں کہا تھا۔ کہ یہ شخص مجھ سے اتنی محبت رکھتا ہے کہ میری ہر حرکت کا خیال رکھتا ہے۔ اس نے محض میرے دیکھنے سے معلوم کر لیا۔ کہ ضرور وہاں کچھ ہوگا لیکن تم کو پتہ نہیں لگا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ یہ میرے ساتھ بہت محبت کرتا ہے۔ اور تمہاری میرے ساتھ اتنی محبت نہیں۔ تو تاریخوں میں ایاز کے اس قسم کے صرف چند واقعات آتے ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کو دیکھیں۔ تو وہ اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں نظر نہیں آسکتی۔ مثلاً۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

ایک دفعہ مدینہ میں رات کو شور کی آواز سنائی دی۔ ان دنوں مشہور تھا کہ قیصر اپنی فوجوں سمیت مدینہ پر حملہ کرنیوالا ہے۔ قیصر کی بادشاہت ان دنوں ایسی ہی تھی جیسے آج کل روس اور امریکہ کی ہے۔ صحابہ دوڑ کے مسجد میں جمع ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پتہ لگا کہ کوئی سوار اس طرف سے آرہا ہے جدھر سے شور کی آواز آئی تھی۔ صحابہ باہر گئے۔ تو دیکھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار تشریف لا رہے ہیں۔ آپ ایک مخلص آدمی کا گھوڑا لے گئے تھے۔ جب آپ واپس آئے تو فرمایا۔

تم لوگ یہاں کیوں جمع ہو

صحابہ کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ہم نے کھڑکے کی آواز سنی تھی اس پر کچھ لوگ تو اپنے گھروں میں چلے گئے۔ اور کچھ مسجد میں جمع ہو گئے تاکہ اکٹھے ہو کر دشمن کا مقابلہ کرسکیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ مسجد میں جمع ہوئے ہیں انہوں نے درست کیا۔ ہمیشہ یہی طریق ہونا چاہیئے کہ اگر کبھی خطرہ کا وقت ہو۔ تو مسجد میں جمع ہو جایا کرو۔ اور وہاں اکٹھے ہو کر دشمن کا مقابلہ

کرنے کی تدبیر کیا کرو۔ اب دیکھو کہ سارے مسلمان مسجد میں اکٹھے ہو کر انتظار کر رہے تھے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے رات کو گئے اور واپس آئے تو فرمایا۔ میں خبر لے گیا تھا کہ کہیں

قیصر کا لشکر تو نہیں آ رہا

غرض آدھی رات کے وقت بیس ہزار آدمی کے مقابلہ کیلئے اکیلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے گئے۔ محض اس لئے کہ ان کی اُمّت پر کوئی اچانک حملہ نہ کر دے بھلا اس کے مقابلہ میں ایاز کی جو قربانی تھی وہ ہے ہی کیا چیز۔ اسی طرح غزوہ احزاب کے موقع پر لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہودیوں نے کافروں سے معاہدہ کر کے ارادہ کر لیا ہے کہ مسلمان عورتوں پر حملہ کریں۔ آپ نے فرمایا ان عورتوں کو فوراً فلاں جگہ پر جمع کر دو اس وقت آپ کا لشکر کل بارہ سو کا تھا مگر آپ نے فرمایا۔ سات سو آدمی میرے پاس رہنے دو اور پانچ سو آدمی عورتوں کی حفاظت کے لئے لے جاؤ پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے احسان کے ساتھ فتح دیدی۔ مگر اس وقت جو آپؐ نے

مسلمانوں کیلئے قربانی کی

وہ بہت بڑی تھی کہ پانچ سو کا لشکر عورتوں کی حفاظت کے لئے بھیج دیا اور صرف سات سو کا لشکر اپنے پاس رہنے دیا۔ صحابہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ لشکر تو بہت تھوڑا ہے آپؐ نے فرمایا مسلمان دلیر ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ تھوڑے سے بھی زیادہ ہیں۔ تم عورتوں کی حفاظت کرو۔ چنانچہ صحابہؓ نے آپ کی اس محبت کو محسوس کیا اور غزوہ احزاب میں اس دلیری سے مقابلہ کیا کہ دشمن کے اوسان خطا ہو گئے۔ میور جو بڑا بھاری عیسائی مصنف ہے اور کسی زمانہ میں یو پی کا گورنر بھی رہ چکا ہے اس نے

اسلام پر ایک کتاب

لکھی ہے۔ اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ لوگ حیران ہوتے ہیں کہ جنگ احزاب میں کفار کا لشکر تو چودہ ہزار تھا اور مسلمانوں کا لشکر صرف بارہ سو تھا۔ پھر بات کیا ہوئی کہ کافر ہار گئے اور مسلمان جیت گئے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس پر غور کیا تو یہ بات میری سمجھ میں آگئی۔ اس نے لکھا ہے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر کفار کے بڑے سے بڑے سردار لوگوں کو جوش دلانے کے لئے کہتے تھے کہ جو لوگ خندق پار کر کے حملہ کریں گے ہم انہیں اپنی بیٹی دیدیں گے۔ اپنا گھوڑا دیدیں گے اپنی تلواریں دیدیں گے۔ چنانچہ کئی دفعہ دشمن کے سردار خندق کو پار کرنے میں کامیاب بھی ہو گئے مگر ان سے غلطی یہ ہوئی کہ جب خندق میں رستہ بن جاتا اور کافر سردار کود کر دوسری طرف چلے جاتے تو وہ سیدھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف چلے جاتے۔ اگر وہ یہ غلطی نہ کرتے تو ضرور جیت جاتے۔ کیونکہ جب وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف جاتے تھے تو مسلمان پاگلوں کی طرح خیمہ کے گرد اکٹھے ہو جاتے تھے اور ایسی دلیری سے لڑتے تھے کہ بعض دفعہ کفار ڈر کے مارے خندق میں کود گئے اور ان کی گردنیں ٹوٹ گئیں۔ وہ گئے تو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے تھے۔ لیکن جب خندق کے پاس لوٹ کر آتے تو اتنے گھبرائے کہ انہوں نے خندق میں چھلانگیں مار دیں۔ اور وہ مارے گئے۔ وہ لکھتا ہے کہ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ کا عشق ہی تھا جس کی وجہ سے کفار کو شکست ہوئی اگر ان کے دلوں میں

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق

نہ ہوتا تو وہ کبھی کامیاب نہ ہو سکتے۔ اب دیکھو صحابہؓ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کو سمجھ لیا۔ مگر افسوس ہے کہ باوجود اس کے کہ اب ظاہری لڑائیاں نہیں ہیں صرف روحانی لڑائیاں لڑنی پڑتی ہیں۔ پھر بھی ہم کمزوری دکھاتے ہیں اور ہمارے سپاہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت سے جن میں ان کے اپنے بچوں کی زندگی ہے ان کی بیویوں کی زندگی ہے۔ ان کے پوتوں پڑپوتوں کی زندگی ہے بلکہ ان کی اپنی زندگی ہے غفلت کر جاتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ نے یہ قربانی کی کہ انہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں تک لڑا دیں۔ اور کہا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیاری چیز اور کوئی نہیں۔ ہم دشمن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ تک نہیں جانے دیں گے تو دیکھو یہ قربانی ہے جو صحابہ نے کی۔ مگر اس کے مقابلہ میں اب روحانی تبلیغ کا کام ہے اس میں نہ اپنی جان جاتی ہے نہ بیوی کی جان جاتی ہے اور نہ بیٹوں کی جان جاتی ہے۔ پھر بھی ہم سستی کر جاتے ہیں۔ اس غفلت کی ہم کو اصلاح کرنی چاہیئے اور ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیئے کہ ہم

صحابہؓ کا نمونہ بن جائیں

اور ان کی نقل میں خدا تعالےٰ ہمیں اس ثواب میں شریک کرے جو انہوں نے صحابہؓ کو دیا ہے*

امیر منکرینِ خلافت کی صریح بددیانتی

مبایعین اور منکرین خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے چند الہامات

(از محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

(قسط چہارم)

امیر منکرین خلافت کے پیش کردہ الہامات کی صحیح تشریح بیان کرنے کے بعد ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الہامات درج کرتے ہیں۔ جن سے منکرین خلافت کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی چونکہ بعض الہامات اور رؤیا میں سے امیر منکرین خلافت کے ان بزرگوں سے متعلق ہیں جو وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے ہم ان کا نام لئے بغیر ذکر کریں گے۔ ہاں امیر منکرین خلافت کے مطالبہ پر ان کے نام ظاہر کر دیئے جائیں گے۔

(۱)

جماعت کے دو فریق ہونیکے متعلق الہام

۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا:۔

"خدا دو مسلمان فریق میں سے
ایک کا ہوگا۔ پس یہ پھوٹ کا
ثمرہ ہے" (تذکرہ صفحہ ۷۱۱)

لفظ "ہوگا" سے جو استقبال پر دلالت کرتا ہے صاف ظاہر ہے کہ جماعت کے دو فریق ہو جائیں گے اور ان دو فریق میں سے ایک فریق حق پر ہوگا۔ اور اسی کے ساتھ خدا ہوگا اور وہ اس فریق کی زبردست تائید کر کے اپنی معیت کا ثبوت دے گا۔ اور وہ فریق یقیناً مبایعین کا ہے نہ کہ منکرین خلافت کا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ کیا ہے۔

"انی معک و مع اھلک
و مع کل من احبک" (تذکرہ ۹۱۶)

کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور ان تمام کے ساتھ جو تجھ سے محبت رکھیں۔ اسی طرح فرمایا:

"انی معک و مع اھلک
انک معی و اھلک" (تذکرہ صفحہ ۷۴۳)

کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ یقیناً تو بھی اور تیرا اہل بھی میرے ساتھ ہیں۔ یعنی میں تمہاری اور تمہارے اہل کی نصرت اور تائید کروں گا اور تو اور تیرا اہل بھی میرے دین کی تائید کریں گے

"ان تنصروا اللہ ینصرکم"

اس الہام کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محب جن کے ساتھ خدا ہوگا وہی ہیں جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت ہوں گے اور ظاہر ہے کہ وہ مبایعین ہیں منکرین خلافت نہیں جنہوں نے آپ کے اہل بیت سے دشمنی اور عداوت کی اور انہیں گمراہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دشمن قرار دیا۔

(۲)

سرگروہ منکرین خلافت کے متعلق رؤیا

پھر سرگروہ منکرین خلافت یعنی مولوی محمد علی صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول اور موعود نبی اور نبی آخر زمان لکھتے رہے اور آپ کو انبیاء کرام کی مقدس جماعت میں شمار کرتے رہے اور ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو مولوی کرم الدین صاحب کے مقدمہ میں بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور بایں الفاظ حلفیہ شہادت دی۔

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے
مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے
اس کے مرید اس کو دعوےٰ میں
سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں"

اور ۱۹۰۶ء میں ایڈیٹر وطن کی اس تجویز کے سلسلہ میں کہ ریویو آف ریلیجنز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر نہ کیا جائے۔ آپ نے لکھا ہے کہ:۔

"یہ منافقانہ کارروائی مجھ سے
ہرگز نہ ہو سکے گی کہ اپنے عقائد
کو بھی چھپاؤں"

اور اپنے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ

"نیز میں اس عقیدہ پر قائم ہوں
کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی
نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا ایسا نہیں
آسکتا کہ اس کو بدوں وساطت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے نبوت مل ہو"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء)

جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد "احمدیہ بلڈنگس" لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"مخالف خواہ کوئی سمجھا کرے مگر ہم

وسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے ..... ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ صادق تھا خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔ پاکیزگی کی روح اس میں کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔"

(الحکم ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء)

ابھی مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک رؤیا دکھائی جس میں آپ نے فرمایا:۔

"آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"

(تذکرہ صفحہ ۵۱۸ بحوالہ البدر یکم اگست ۱۹۰۶ء)

اس میں یہ پیشگوئی تھی کہ ان پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ جیسا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے متعلق "ارکب معنا" فرمایا تھا۔ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب کو بلانے اور یہ کہنے کی ضرورت ہوگی کہ "آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"

اور یہ ان کی اسی حالت کی طرف اشارہ تھا۔ جب انہوں نے آپ کے لخت جگر حضرت "محمود" کی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسن و احسان میں نظیر ہوگا۔ مخالفت شروع کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتے ہوئے لکھا۔

"میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا صرف اسلام کی بیخ کنی سمجھتا ہوں بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحب پر بھی اس سے بہت بڑی زد پڑتی ہے"

(پیغام صلح ۷ اپریل ۱۹۱۵ء)

اور اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" میں لکھا کہ جو شخص بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے اور امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعویٰ بھی کذاب کا کام ہے، نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں حالانکہ مولوی کرم الدین کے مقدمہ میں جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے انہوں نے حلفیہ بیان دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدعی نبوت ہیں اور ریویو جلد ۵ صفحہ ۲۳۲ میں بھی خواجہ غلام الثقلین کو جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعی نبوت قرار دیا۔

الغرض ہر ایک شخص مولوی صاحب موصوف کے اختلاف سے پہلے اور اختلاف سے بعد کی تحریروں میں ایک نمایاں فرق پاتا ہے، اور اسی تبدیلی کی طرف جو مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اپنے عقائد میں کی مذکورہ بالا رؤیا میں اشارہ کیا گیا ہے اور جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے بعض وقت رؤیا میں کسی قوم یا جماعت کا ایک فرد دکھایا جاتا ہے اور مراد اس سے اس قوم یا جماعت کے تمام افراد ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس رؤیا میں ضروری نہیں کہ صرف مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو اس کا مصداق سمجھا جائے بلکہ وہ سب اکابر منکرین خلافت مراد ہیں جنہوں نے مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ مل کر یہ فتنہ انکار خلافت برپا کیا۔

(۳)

"کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض بیعت کرنے والے جن میں کامل نیک ظنی کا مادہ نہیں اور بعض بدقسمت شریر لوگوں کی باتوں سے متاثر ہو کر بدگمانی کرتے ہیں مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے مگر اذن نہیں دیا جاتا کہ ان کو مطلع کروں۔

"کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے"

اس میں بھی یہ پیشگوئی پائی جاتی تھی کہ ایک وقت جماعت پر ایسا آئے گا کہ جماعت میں اختلاف ہوگا اور وہ لوگ جو جماعت میں بڑے خیال کئے جاتے تھے وہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں گے جس کی وجہ سے وہ جماعت کی نظروں سے گر جائیں گے اور چھوٹے ہو جائیں گے اور جنہیں چھوٹا سمجھا جاتا تھا ان سے اللہ تعالیٰ اپنے سلسلہ کی خدمت لے گا اور وہ بڑے ہو جائیں گے۔ اور لوگوں نے دیکھ لیا وہ شخص جسے ناتجربہ کار بچہ کہا جاتا تھا اور اسے حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس سے اور اس کے متبعین سے سلسلہ کی خدمت کا کام لیا اور جماعت کو فوق العادت ترقی دی اور وہ اکابر منکرین خلافت جنہیں بڑا سمجھا جاتا تھا۔ وہ اس کے مقابلے میں ناکام ہوئے۔ اور ان کی اکثریت دن بدن اقلیت میں تبدیل ہوتی چلی گئی۔

(۴)

"لاہور میں ایک بے شرم"

۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کو یہ الہام ہوا

"لاہور میں ایک بے شرم"

(تذکرہ ص ۷)

اور ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ اور اسی روز یعنی ۱۳ مارچ کو لاہور سے وہ ٹریکٹ شائع ہوا جس سے منکرین خلافت کی ان اندرونی سازشوں کا پتہ چلا جو وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور قیام خلافت حقہ کے خلاف کر رہے تھے۔ اگر یہ ٹریکٹ شائع نہ ہوتا تو یہ الہام کہ "لاہور میں ایک بے شرم" کس طرح پورا ہوتا۔

(۵)

ایک رؤیا

پھر اکابر منکرین خلافت کو یاد ہو یا نہ یاد ہو آپ کے ایک بزرگ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مندرجہ ذیل رؤیا دکھائی گئی۔ حضرت اقدسؑ نے دیکھا:۔

"کہ چھوٹی مسجد کے اوپر تخت بچھا ہوا ہے اور میں اس پر بیٹھا ہوا ہوں اور میرے ساتھ مولوی نورالدین صاحبؓ بھی بیٹھے ہوئے ہیں ایک شخص دیوانہ وار ہم پر حملہ کرنے لگا۔ میں نے ایک آدمی سے کہا اس کو پکڑ کر مسجد سے نکال دو۔ اور اس کو سیڑھیوں سے نیچے اتار دیا ہے۔ اور وہ بھاگتا ہوا چلا گیا۔" اور یاد رہے کہ مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے۔ (تذکرہ ص ۳۵۶)

(۶)

مسیح موعودؑ کی ذریت طیبہ کے متعلق وعدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:۔

"تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی ...... تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔" (تذکرہ صفحہ ۱۴۵)

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کو جو آپ نے اپنی اولاد کے لئے کیں قبول فرمایا اور بار بار اس بات کی خبر دی کہ وہ کبھی برباد نہیں ہوں گے اور خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"مرے مولا مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحر الایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

پھر آپ کی ذریت طیبہ کے تادم مرگ صراط مستقیم پر قائم رہنے کا ایک زبردست ثبوت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کشف میں "بہشتی مقبرہ" دکھایا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔" (الوصیت)

پھر اس میں دفن ہونے والوں کے لئے وصیت ضروری قرار دی اور ہر موصی کے لئے یہ شرط لگائی کہ وہ متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرنے والا ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت اقدسؑ نے الوصیت میں تحریر فرمایا۔

"میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو ان کو شرائط کی پابندی لازمی ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔"

اس استثناء کا سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل و عیال اللہ تعالیٰ کے علم میں نیک اور متقی اور محرمات سے پرہیز کرنے والے اور بعد از وفات بہشت میں داخل

(باقی صفحہ ۷ پر)

ملتان میں ایک تبلیغی مجلس

مورخہ ۲۷ر اکتوبر کو خاکسار نے بعد دوپہر چائے کی دعوت پر چند مقامی وکلاء اور چند پیغامی دوستوں کو مدعو کیا۔ شروع میں خاکسار نے اختصار کے ساتھ حضور علیہ السلام کے مشن کا ذکر کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد دین صاحب شاہد مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے اور مسئلہ ختم نبوت کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ علاوہ دیگر باتوں کے مکرم مولوی صاحب نے یہ امر خاص طور پر بیان کیا کہ ایک بات کو اگر حضرت مسیح موعودؑ بیان فرمائیں۔ تو مخالف علماء کی نظر میں آپ کافر ہو جائیں۔ اور بالکل اسی طرح وہی بات اگر دیگر بزرگان امت بیان کریں۔ مثلاً حضرت محی الدین ابن عربی۔ حضرت ملا علی قاری اور حضرت سید عبدالقادر جیلانی تو وہ ولی۔ محدث اور مجدد ٹھہریں۔ آخر یہ تضاد کیوں ہے۔ مکرم مولوی صاحب نے اصل حوالے ان بزرگوں کی کتب سے پڑھ کر سنائے۔

اس تقریب میں چند پیغامی دوست بھی شریک ہوئے۔ ان دوستوں نے بعد میں تسلیم کیا کہ لاہوری جماعت نے حضور کے نام کو چھپا کر تبلیغ کی اور وہ ناکام رہی۔ لیکن ادھر حضرت مصلح موعود کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے حضور کے نام کو بڑے زور اور تحدی کے ساتھ پیش کیا۔ اور وہ کامیاب رہا۔ یہ تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(قائد خدام الاحمدیہ ملتان شہر)

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام ۱۳ر اکتوبر کو ساڑھے تین بجے احمدیہ ہال میں جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ جس میں بہت سی معزز غیر احمدی خواتین نے بھی شمولیت فرمائی۔ فاطمہ فضل۔ فرحت اختر۔ جمیلہ عرفانی۔ محمودہ بیگم صاحبہ کے علاوہ مہمانوں میں سے محترمہ بیگم حفیظ صاحبہ بیگم حبیب الرحمن صاحب نے بھی تقاریر فرمائیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(جمیلہ عرفانی نائب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی)

انعامی تقریری مقابلہ

مورخہ ۳ر نومبر ۱۹۵۷ء کو زعامت حلقہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کا سالانہ انعامی تقریری مقابلہ سید داؤد احمد صاحب، زعیم حلقہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ پروفیسر غلام باری صاحب سیف نائب صدر دوم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور ر وحہ نذیر احمد صاحب ظفر نے منصفی کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس مقابلہ میں قاضی نعیم الدین احمد اول عبدالشکور دوم اور مبارک احمد سوم رہے۔ مقابلہ میں دس خدام نے حصہ لیا۔ سیکرٹری تعلیم زعامت ہوسٹل جامعہ احمدیہ

درخواست ہائے دعا

میری والدہ صاحبہ قریباً دو ماہ سے بعارضہ دست و بخار اور دیگر عوارض بیمار ہیں ــــ اور اب کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ حتیٰ کہ چارپائی پر کبھی خود ہی اٹھاتے اور لٹاتے ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار رشید احمد انور متعلم ٹی۔ آئی ہائی سکول جماعت دہم ربوہ)

۲۔ برادرم محمود الحسن صاحب قریشی سرگودھا دو ماہ سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ اب میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرم موصوف کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد احمد عفی عنہ)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے ضروری گذارش

خدام الاحمدیہ کے قواعد کے مطابق قائدین اور زعماء کرام کا ہر سال انتخاب ہونا ضروری ہے۔ مجلس مرکزیہ کی طرف سے اسبارہ میں قائدین مجالس کو بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن ابھی تک ایک معقول تعداد ایسی مجالس کی موجود ہے۔ جہاں ابھی تک انتخاب نہیں ہوا۔ مجلس کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اسلئے نئے عہدیداران کو کام کرنے کے لئے آگے آنا چاہیئے۔

پس میں جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی مقامی جماعت کا جائزہ لے کر دیکھیں۔ کہ آیا ان کے ہاں خدام الاحمدیہ کے قائد کا انتخاب ہو کر مرکز میں بھجوا دیا گیا ہے یا نہیں۔ اگر ابھی تک انتخاب نہ ہوا ہو تو براہ کرم مقامی قائد صاحب خدام الاحمدیہ کو تاکید کر کے اپنی نگرانی میں انتخاب کرا کر مرکز میں بھجوائیں۔ نوجوانوں کی بیداری کے لئے ہر سال انتخاب ہونا نہایت ضروری ہے۔

امید ہے جملہ امراء و پریذیڈنٹ حضرات خدام الاحمدیہ سے تعاون فرماتے ہوئے اس طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک حج

کے متعلق معلومات حاصل کرنا ہر خادم کا فرض ہے۔ عین ممکن ہے۔ آپ کی معمولی توجہ آپ کو حج بیت اللہ کا شرف حاصل کرنے پر منتج ہو۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تصحیح

برادر عزیز سید میر احمد خلیق حال کھنڈا کے لڑکے کی پیدائش کا اعلان ولادت الفضل ۳۱ر ۱۰ر ۵۷ صفحہ ۶ پر شائع ہوا ہے ــ بچہ ۵۷/۱۰/۹ کو تولد ہوا۔ مگر کتابت کی غلطی سے ۵۷/۱۰/۱۹ کی تاریخ شائع ہو گئی ہے۔ قارئین تصحیح فرما لیں (سید سجاد احمد قائد آباد ضلع سرگودھا)

شکریہ احباب

میری اہلیہ محترمہ ۲۴ر ستمبر کو لاہور ہسپتال میں فوت ہو گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بہت سے دوستوں کے خطوط ہمدردی کے مجھے اور میرے لڑکوں کو آئے ہیں۔ فرداً فرداً جواب لکھنا مشکل ہے۔ میں سب احباب کا بذریعہ الفضل شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے غم میں شریک ہو کر ہمدردی ظاہر کی۔ (عبدالکریم ڈرالیسٹن ضائیکل کمپنی کچہری روڈ سیالکوٹ شہر)

دعائے مغفرت

میرے ماموں محترم میاں میران بخش صاحب احمدی منڈیالہ وڑائچاں ضلع گوجرانوالہ (برادر اکبر بابو قاسم الدین صاحب امیر سیالکوٹ) انصار اللہ کے سالانہ اجتماع سے واپسی پر بروز سوموار ۲ بجے رات ۸۵ سال کی عمر پا کر اس جہان سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

مرحوم بلند اخلاق کے مالک تھے اور اپنے گاؤں اور اپنی جماعت میں دین کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ منگل ۲۹ر اکتوبر منڈیالہ وڑائچاں کے قبرستان میں سپرد خاک کر دئے گئے۔

نماز جنازہ محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیالکوٹ نے پڑھائی۔

(ایم سمیع اللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سانگلہ ہل)

امیر منکرین خلافت کی صریح بد دیانتی

(بقیہ صفحہ ۵)

ہونے والے تھے ۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل وعیال کا تادم وفات صراط مستقیم پر قائم رہنا ثابت ہو گیا ۔ تو جس فریق میں وہ شامل ہیں وہی فریق حق پر ہے ۔ اور خدا تعالےٰ کی معیت بھی اسی فریق کو حاصل ہے ۔

(۷)

آیت تطہیر

پھر اگر اللہ تعالےٰ کے علم میں یہ بات نہ ہوتی کہ بعض بدبخت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت پر نہایت گندے الزامات لگائیں گے اور ایک بار نہیں بلکہ بار بار لگائیں گے تو یہ الہام بار بار کیوں ہوتا ۔

" انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا " ۔ فرمایا کہ یہ تیسری مرتبہ الہام ہے ۔

(تذکرہ صفحہ ۷۰۱)

اے اہل بیت خدا نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تم سے ہر ایک قسم کی ناپاکی کو دور رکھے اور تمہیں نہایت پاک وصاف رکھے ۔

اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت کے خلاف شر برپا کی جانی ہوتی اور ان پر ناپاک حملے نہ کئے جانے ہوتے تو اللہ تعالیٰ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بطور حکایت یہ الہام کیوں نازل فرماتا ۔

" اے مرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے " ۔

(تذکرہ صفحہ ۶۹۶)

(۸)

" خدا قادیان میں نازل ہوگا "

اگر منکرین خلافت نے قادیان کے مقابلہ میں لاہور کو مرکز کے طور پر پیش نہ کرنا ہوتا تو یہ الہام کیوں نازل ہوتا کہ

" خدا قادیان میں نازل ہوگا "

نیز وہ کشف کیوں دکھایا جاتا جس میں آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اعزاز کے ساتھ تین شہروں کا ذکر کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان ۔

(ازالہ اوہام)

اور ان لوگوں کی جو قادیان میں آکر بسے الہامات میں کیوں تعریف کی جاتی اور اسے الہام اٰوی القریۃ میں دارالامان کیوں قرار دیا جاتا ۔

(۹)

مقبرہ بہشتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشف اور الہامات کی بناء پر مقبرہ بہشتی قائم کیا اور اس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی آپ کو خبر دی

" انزل فیھا کل رحمۃ "

اور حضورؑ نے اس قبرستان میں دفن ہونے والوں کے متعلق دعا فرمائی

" اے میرے قادر و کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے ۔ اور جیسا کہ حق اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں ۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں اور جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیری اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں آمین یا رب العالمین " ۔

(الوصیت صفحہ ۱۲-۱۳)

پھر الوصیت میں اپنے کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

" تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں " ۔

نیز آپ نے مقبرہ بہشتی کے متعلق فرمایا کہ :۔

" خدا کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا " ۔

اسی طرح آپ نے الوصیت میں تحریر فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے :۔

" ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں امتیاز کرے " ۔

اور فرماتے ہیں :۔

" بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہو گی ۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز داخل نہیں ہو سکیں گے ۔ قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا " ۔

(الوصیت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ مقبرہ بہشتی الہام الٰہی کے مطابق تجویز کیا گیا ۔ اس کا انتظام حسب وحی الٰہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اسے منافق و مومن کے درمیان امتیاز کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا ہے ۔ منافق مرد اور منافق عورتیں اس مقبرہ میں دفن نہیں ہو سکتے ۔ صرف بہشتی ہی اس میں دفن ہوں گے ۔

مولوی محمد احسن صاحب مرحوم کی شہادت

مولوی محمد احسن صاحب نے اختلاف سے پہلے بحیثیت نائب ناظم مقبرہ بہشتی یہی لکھا تھا ۔

" جبکہ بموجب سنت قدیمہ کے حضرت مسیح موعودؑ نے تعمیل مضمون رسالہ الوصیت کو ہمارے صدق اور کذب کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے ۔ اور پھر بحکم الٰہی قرار دیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس معیار پر اگر ہم صادق نہ نکلے تو پھر ہماری موت حالت اسلام پر کیونکر ہو سکتی ہے ۔ نعوذ باللہ من ذالک " ۔

(بدر ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء)

لیکن اختلاف کے بعد ، اکابر منکرین خلافت نے پہلے تو اس مقدس مقبرہ کے ساتھ اس طرح تمسخر اور استہزاء کیا کہ اس کے بالمقابل ایک زمین خرید کر اسے مقبرہ بہشتی قرار دیدیا ۔ پھر انہوں نے اپنی وصیتیں جو مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کے لئے تھیں منسوخ کروائیں ۔ اور اسی حد تک بس نہ کی بلکہ ان کے امیر نے یہاں تک لکھدیا کہ

" ارشاد ہوتا تھا ۔ کہ ان کا گناہ بہت بڑا ہے ۔ کیونکہ انہوں نے یوں نہیں کیا ۔ ووں نہیں کیا بالفاظ دیگر انہوں نے قادیان کی خاطر حق کو نہ چھوڑا ۔ نہ مقبرہ بہشتی میں جانے کے لئے دوزخ کو مول لیا ۔ نہ بیکار بیٹھ کر لنگر کی روٹیاں کھائیں ۔ نہ مسیح کے بیٹے کی پوجا کی " ۔

(تبدیلی عقیدہ کا الزام صفحہ ۱۳)

الغرض منکرین خلافت اس مقبرہ سے محروم ہو گئے ۔ جو مومن اور منافق میں امتیاز کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا تھا ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا ۔ کہ اس میں کوئی منافق دفن نہیں ہو سکتا ۔ بلکہ وہی دفن ہوگا ۔ جو بہشتی ہے ۔ اور مبایعین اس میں دفن ہوا کئے ۔ یہ اس امر کی قطعی دلیل ہے ۔ کہ مبایعین ہی حق پر ہیں ۔ اور منکرین خلافت باطل پر ۔

امیر منکرین خلافت نے خطبہ جمعہ میں صدا ، نائب صدر منکرین خلافت کا پس خوردہ کھاتے ہوئے تحقیقاتی عدالت میں تبدیلی عقیدہ کا الزام دہرایا ہے جس کا ہم پہلے کئی بار جواب دے چکے ہیں ۔ البتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے یا صرف محدث اس موضوع پر عنقریب ایک تفصیلی مضمون شائع کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ امیر منکرین خلافت کا یہ شکوہ کہ اکابر منکرین خلافت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ کے فدائی تھے ۔ اور آپ کے محب صادق تھے انہیں فاسق قرار دیا گیا ۔ فاسق کے ایک معنے نافرمان اور اطاعت سے خروج کرنے والے کے ہیں اگر انہیں فاسق کہا گیا تو انہی معنوں کی رو سے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اول مان کر اپنی نفس پرستی اور کبر کی وجہ سے آپ کے دوسرے خلیفہ کی اطاعت سے سرتابی کی ۔ اور اس کے مخالف اور دشمن ہو گئے ۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر اور آپ کے حسن واحسان میں نظیر اور آپ کے مریدوں کے حق میں آثم ۔ اظلم شر من فی الارض کے مصداق کو رباطن ۔ سیاہ باطن وغیرہ وغیرہ سخت الفاظ استعمال کئے ۔ بیشک وہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں آپ کے فدائی تھے ۔ وہ محبت کا اظہار کرتے تھے ۔ مگر انہوں نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اشعار کا مصداق بنا لیا

قدرت حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہو گئے
یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا ایسا نقار
دھو دئے دل سے وہ سارے صحبتِ دیریں کے رنگ
پھول بن کر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار
جس قدر نقد تعارف تھا وہ کھو بیٹھے تمام
آہ کیا یہ دل میں گذرا ہوں میں اس سے دلفگار

ہم بھی اس سے دلفگار ہیں ۔ کہ منکرین خلافت کیا تھے ۔ اور کیا ہو گئے ان کی محبت بغض و نقار سے بدل گئی اور مدتوں پھول رہ کر آخر کو خار بن گئے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں پھر پہلی حالت پر آنے کی توفیق بخشے آمین ۔

روس بھارت کو پچاس کروڑ روبل قرض دے گا

دونوں حکومتوں کے نمائندوں نے معاہدہ پر دستخط کر دیئے

نئی دہلی ۱۱ نومبر:- بھارت اور روس کے نمائندوں نے ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کی رو سے سوویٹ روس بھارت کو پچاس کروڑ روبل کا قرضہ دے گا۔ تا کہ بھارت بھاری مشین تیار کر سکے۔ اور کوئلہ کی کانوں کی صنعتوں کو فروغ دے سکے

روس نے پچاس کروڑ روبل (ایک روبل تقریباً بارہ آنے کے برابر ہے) کا قرضہ اڑھائی فیصد شرح سود پر دیا ہے۔ یہ قرضہ بارہ سالانہ قسطوں میں واجب الادا ہوگا۔ اس قرضہ کی مدد سے بھاری مشینیں اور عینکوں کے شیشے تیار کرنے کے کارخانے اور اڑھائی لاکھ کلو واٹ کا تھرمل پاور سٹیشن قائم کیا جائے گا۔ کان کنی سے متعلقہ دوسرے منصوبوں کے علاوہ کوئلہ کان کنی کی مشینری بھی نصب کی جائے گی۔ روسی قرضہ سے ان منصوبوں کے لئے زرمبادلہ کی تمام ضروریات پوری کی جائیں گی۔

ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ بھارت اس معاہدہ کے ذریعہ مستقبل قریب میں اپنا زرمبادلہ محفوظ رکھ سکے گا۔ اور وہ اپنی کلیدی صنعتوں کے مزید فروغ کے لئے پہلی بار مشینری اور دوسرا ساز و سامان خود تیار کر سکے گا اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ معاہدہ دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو اور مضبوط بنائیگا اور یہ اقتصادی شعبہ میں دونوں ملکوں کے درمیان تعاون کی ایک اور مثال پیش کرتا ہے۔

ملتان ڈویژن میں

سیلاب سے ساڑھے تین کروڑ کا نقصان ہوا

ملتان ۱۱ نومبر:- حالیہ سیلابوں سے ملتان ڈویژن کے علاقہ میں کھڑی فصلوں۔ نجی اور سرکاری املاک کو تین کروڑ ستاون لاکھ ستر ہزار نو سو روپے کا نقصان پہنچا۔ اس سیلاب سے ملتان ڈویژن کے چاروں اضلاع میں تین افراد ہلاک ہوئے۔ اور نو سو اٹھ مویشی مرگئے۔ سیلابوں کی وجہ سے اس علاقہ میں دو کروڑ اکتالیس لاکھ اکتھ ہزار روپے کی مالیت کی کھڑی فصلیں ضائع ہو گئیں۔ سب سے زیادہ نقصانات کپاس کی فصل کو پہنچا۔ مجموعی طور پر ملتان ڈویژن کا قریباً دو ہزار مربع میل علاقہ سیلاب سے متاثر ہوا۔ اور ایک ہزار تین سو بتیس دیہات زیر آب آگئے سیلاب کے باعث اس علاقہ کے ۳۴ ہزار تین سو اٹھ مکانات منہدم ہوئے۔ اس کے علاوہ آٹھ لاکھ اڑتالیس ہزار روپے کی مالیت کا چھپن ہزار نو سو ہتر من غلہ اور بارہ لاکھ چودہ ہزار روپے کی مالیت کا بھوسہ ضائع ہوا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(ا) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فی صدی نرخ پر مبنی ۲۰ نومبر ۱۹۵۷ء کے دو بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر (جو بحساب ایک روپیہ فی فارم میرے دفتر سے تاریخ مذکور کے ایک بجے تک مل سکتے ہیں) سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز (۲ بجکر ۱۵ منٹ) پبلک کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر	نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زرضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ صاحب کے پاس جمع کرانا ہوگا۔	عرصہ تکمیل کام
(۱)	لاہور۔ لالہ موسیٰ سیکشن میں شاہدرہ اور کالا شاہ کاکو ریلوے سٹیشنوں کے درمیان میل ۶۵/۷ میں بھیڈ نالہ پر واقع پل ۲۷ کی دوبارہ تعمیر (مزدوری ہر قسم و مصالحہ و اینٹیں وغیرہ بذمہ ٹھیکیدار)	/۷۰,۰۰۰ روپے	/۱۴۰۰ روپے	۲ دو ماہ
(۲)	لاہور۔ لالہ موسیٰ سیکشن میں وزیر آباد اور ہری پور بند سٹیشنوں کے درمیان میل ۸۰۰/۲۱-۱۶ میں کھائیوں کی بھروائی۔	/۳۵,۰۰۰ روپے	/۷۰۰ روپے	ایک ماہ

(ب) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں وہ اپنے نام ۲۰ نومبر ۵۷ء تک اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کروا کر ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(ج) مفصل شرائط و ہدایات اور مطبوعہ شیڈول ریٹ اور تخمینے وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

(د) مذکورہ بالا کام میں ٹھیکیدار کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اس کام کے لئے اینٹیں اپنے خرچ پر خود مہیا کرے ادارہ ریلوے کی طرف سے ان اینٹوں کی لدوائی یا اتروائی یا اٹھوائی وغیرہ کے اخراجات علیحدہ ادا نہیں کئے جائیں گے۔ لہذا ٹنڈر میں ان باتوں کا خیال رکھا جائے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

ملایا میں کمیونسٹ باغیوں کو زیر کرنے کیلئے عوام حکومت سے تعاون کریں گے

کوالالمپور ۱۱ نومبر:- ملایا کے ربڑ کے باغات میں کام کرنے والوں کی قومی یونین نے کمیونسٹ دہشت پسندوں سے ہتھیار ڈلوانے کے لئے ملایائی حکومت کی نئی مہم کی پوری حمایت کرنے کا عہد کیا ہے۔ ... یہ عہد یونین کے افسروں نے مجلس عاملہ کی مرضی سے کیا ہے کمیونسٹوں کے خلاف مہم میں حکومت کو تعاون کی یہ سب سے بڑی پیشکش ہے۔

ہتھیار ڈالنے کی جو شرائط گذشتہ ہفتہ پیش کی گئی تھیں۔ ان میں یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ہتھیار ڈالنے والوں کو چین بھیجے جانے یا اصلاح کے بعد ملایا میں قیام کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشکش کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور دہشت پسند کمیونسٹ باغیوں پر اس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ل ۵۲۵